45684 ـ جدہ کے رہائشیوں پر طواف وداع واجب ہے

سوال

ہم جدہ کے رہائشی ہیں، حج کے بعد ہمارے ساتھ بعض لوگوں نے کہا کہ اہل جدہ پر طواف وادع نہیں اور ہم نے طواف وداع نہ کیا، اب ہمیں کیا چاہیے؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

حج مکمل کرنے کے بعد جو شخص مکہ سے واپس جانا چاہے اس پر طواف وداع کرنا واجب ہے، اس کی دلیل بخاری اور مسلم کی مندرجہ ذیل حدیث ہے:

ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ لوگوں کو یہ حکم دیا گیا کہ ان کا آخری کام بیت اللہ کا طواف ہو، الا یہ کہ حائضہ عورت سے اس کی تخفیف کر دي گئی"

صحیح بخاری حدیث نمبر (1755) صحیح مسلم حدیث نمبر (1328)

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ تعالی فتح الباری میں کہتے ہیں:

" اس میں طواف کے وجوب کی دلیل ہے، کیونکہ اس میں تاکیدی امر ہے اور حائضہ عورت سے تخفیف کی تعبیر کی بنا پر، کیونکہ تخفیف تو اس وقت ہوتی ہے جب تاکیدی امر ہو " انتہی

اور امام نووی رحمہ اللہ تعالی نے بھی شرح مسلم میں ایسا ہی کہا ہے.

علماء کرام میں اس کا اختلاف ہے کہ طواف وداع کس پر واجب ہو گا بعض علماء کرام کہتے ہیں کہ جو سفر کر کے چلا گیا اور اس نے میقات تجاوز کر لیا تو اس پر طواف واجب نہیں، لیکن جو میقات کے اندر ہے اس پر طواف وداع ہو گا.

دیکھیں: رد المختار (3 / 545).

اور دوسرے علماء کا کہنا ہے کہ: جس نے قصر کی مسافت جتنا سفر کر لیا (تقریبا اسی کلو میٹر) اس پر طواف واجب ہو گا، لیکن اس سے کم پر واجب نہیں.

اور امام شافعی اور امام احمد رحمہ اللہ تعالی کا کہنا ہے کہ جو بھی مکہ سے سفر کر کے وہاں سے نکلے اس پر طواف واجب ہے.

امام نووی رحمہ اللہ تعالی " المجموع " میں کہتے ہیں:

" ہم نے بغوی رحمہ اللہ تعالی سے ذکر کیا ہے کہ: جو شخص بھی مکہ سے قصر کی مسافت جتنا سفر کرنا چاہے اسے طواف وداع کرنا ہوگا، ان کا کہنا ہے کہ: اگر وہ قصر کی مسافت سے کم سفر کرنا چاہے تو اس پر طواف وداع نہیں اور صحیح اورمشہور یہ ہے کہ عموم احادیث کی بنا پر صحیح اور مشہور یہ ہے کہ جو شخص قصر کی مسافت تك سفر کرنا چاہتا ہے چاہے وہ سفر کی مسافت قریب ہو یا بعید وہ طواف وداع کرے گا " انتہی

دیکھیں: المجموع (8 / 236).

ابن قدامہ رحمہ اللہ " المغنی " میں رقمطراز ہیں:

" جس کا گھر حرم کی حدود میں ہو مثلا مکہ کا رہائشی تو اس پر طواف وداع نہیں ہے، اور جس کی رہائش حرم سے باہر اور اس کے قریب ہو تو خرقی رحمہ اللہ تعالی کی کلام کا ظاہر یہ ہے کہ وہ وہاں سے طواف وداع کرے بغیر نہ نکلے، ابو ثور رحمہ اللہ کا قول یہی ہے، اور امام مالك رحمہ اللہ تعالی کا قیاس ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مندرجہ ذیل فرمان کے عموم کی بنا پر:

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" تم میں سے کوئی بھی اس وقت تك نہ جائے یہاں تك کہ اس کا آخری کام بیت اللہ کا طواف ہو "

اور اس لیے بھی کہ وہ مکہ سے باہر کا رہائشی ہے لہذا دور رہنے والے کی طرح اسے بھی طواف وداع کرنا ہو گا" انتہی کچھ کمی و بیشی کے ساتھ.

دیکھیں: المغنی لابن قدامہ (5 / 337).

لہذا یہ قول کہ جدہ والوں پر طواف وداع نہیں بعض اہل علم کا یہ قول صحیح نہیں کیونکہ ان پر طواف وداع واجب ہے، تو اس بنا پر جو طواف وداع ترك کرے گا اس پر دم لازم آتا ہے (ایك بکری یا گائے کا ساتواں حصہ) جو مکہ میں ذبح کر کے وہاں حرم کے مساکین میں تقسیم کیا جائے، اور اسی طرح ہر اس شخص پر بھی جو حج اور عمرہ کا واجب

ترک کرے.

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

" جو جدہ کا رہائشی ہے اس پر واجب ہے کہ وہ مکہ سے طواف وداع کیے بغیر نہ نکلے " انتہی

دیکھیں: مجموع فتاوی ابن عثیمین (23 / 353).

شیخ ابن باز رحمہ اللہ تعالی سے مندرجہ ذیل سوال کیا گیا:

جدہ کے رہائشی کچھ لوگوں نے طواف وداع نہ کیا اور جدہ واپس آگئے ان کے متعلق کیا حکم ہے ؟

شیخ رحمہ اللہ تعالی کا جواب تھا:

" حج صحیح ہے، لیکن آپ لوگوں نے طواف وداع ترک کر کے غلطی کی ہے، کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حجاج کو طواف وداع کا حکم دیتے ہوئے فرمایا:

" تم میں سے کوئی بھی طواف وداع کیے بغیر نہ جائے "

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ خطاب سب حجاج کو شامل ہے چاہے وہ جدہ کے رہائشی ہوں یا کہیں اور کے، سب ملك والوں پر واجب ہے - چاہے وہ جدہ یا طائف وغیرہ کے ہوں - کہ وہ طواف وداع کریں، بعض علماء کرام نے ان لوگوں کے لیے اجازت دی ہے جو قصر کی مسافت سے کم سفر کریں کہ انہیں طواف وداع نہ کرنے کی اجازت ہے مثلا بحرہ وغیرہ کے رہائشی.

ان علماء کا کہنا ہے کہ: ان پر طواف وداع نہیں، لیکن احتیاط یہی ہے کہ حرم کی حدود سے باہر رہنے والے ہر شخص کو حج کے بعد طواف وداع کرنا چاہیے، اور جدہ کے رہائشی تو دور ہیں، اور اسی طرح طائف والے بھی، لہذا ان پر واجب ہے کہ وہ مکہ سے نکلنے سے قبل طواف وداع کریں، کیونکہ وہ حدیث میں شامل ہوتے ہیں، جس نے بھی ان میں سے طواف وداع ترک کیا اس پر دم ہے ایك بکری مکہ میں ذبح کر کے اس کا گوشت حرم کے فقراء میں تقسیم کی جائے، یا پھر اونٹ یا گائے کا ساتواں حصہ تقسیم کیا جائے" انتہی

دیکھیں: مجموع فتاوی ابن باز (17 / 394).

اور مستقل فتاوی کمیٹی کے فتاوی جات میں ہے:

" آپ حج کے بعد طواف وداع کیے بغیر جدہ نہ جائیں، اور اگر آپ طواف وداع کیے بغیر ہی سفر کر جائیں تو آپ کو

حرم میں ایك بكرا ذبح كرنا ہو گا اور اس میں سے آپ نہ كھائیں بلكہ یہ فقراء حرم كو كھلائیں، اس لیے كہ حج كے بعد طواف وداع واجب ہے.

اس كی دلیل ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما كی اس حدیث كا عموم ہے:

" لوگوں كو حكم دیا گیا كہ ان كا آخری كام بیت اللہ كا طواف ہو، لیكن حائضہ عورت سے اس كی تخفیف كر دی گئی "

متفق علیہ.

طواف وداع كیے بغیر جدہ جانے پر آپ كو توبہ كرنی چاہیے " انتہی

دیكھیں: فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (11 / 303).

واللہ اعلم .